AL-HIKMAH INTERNATIONAL

خطبہ جمعہ

بعنوان

صحابہ واھلِ بیت کی محبت اور بدعاتِ محرم

سلسلة منبر الحكمة

213

بتاریخ: 28اگست 2020

بمطابق: ٨ محرم الحرام ١٤٤٢ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

①......صحابہ اور اہل بیت کی محبت، ایک نظر میں
② ...... اہل بیت کے فضائل اور شہادت کے متعلق فیصلہ کن موقف
③ ...... صحابہ کرام کے فضائل ومناقب
④ ...... صحابہ واہل بیت کے فضائل کا مطالعاتی تجزیہ
⑤ ...... مشاجراتِ صحابہ کے بارے راہِ اعتدال
⑥ ...... رحماء بینھم کی تصویر اور مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ
⑦ ...... صحابہ واہل بیت کی محبت
⑧ ...... خلفاء ثلاثہ اور اہل بیت کی محبت
⑨ ...... سیدہ فاطمہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے درمیان محبت
⑩ ...... بنوامیہ اور اہل بیت کی رشتہ داریاں
⑪ ...... محرم الحرام کی بدعات اور عاشوراء کے فضائل

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِینَ مَعَہُ أَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ تَرَاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیمَاھُمْ فِی وُجُوھِھِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ﴾
[الفتح:29]

﴿ھُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْأُمِّیِّینَ رَسُولًا مِنْھُمْ یَتْلُو عَلَیْھِمْ آیَاتِہِ وَیُزَکِّیھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَإِنْ کَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِی ضَلَالٍ مُبِینٍ﴾ [الجمعۃ:2]

﴿وَالَّذِیْنَ جَاءُ وْا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِیمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِی قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّکَ رَءُ وْفٌ رَحِیْمٌ﴾ [الحشر:10]

((خَیرُ النَّاسِ قَرْنِی ، ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَھُمْ ، ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَھُمْ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح البخاری:2652

تمہید:

یہود ونصاریٰ کی ہلاکت وبربادی ضد، تعصّب اور دین میں غلوّ کرنے کے باعث ہوئی ۔ جب دین کے کسی حکم میں حتیٰ کہ اللہ کے رسول کی ذات میں غلو اور مبالغہ آرائی کرنے سے سختی سے روکا گیا ہے تو پھر اہل بیت یا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں غلو کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے؟

نامور شخصیات کے بارے غلو جہاں عقیدے میں خرابی کا باعث ہے، وہاں غیر اللہ کی محبت کو اللہ کی محبت اور عبادت پر غالب کرنے کا سبب بھی بنتا ہے۔لہٰذا اسلامی نقطہ نظر سے اس بات کو سمجھنا اور جاننا بہت ضروری ہے کہ شخصیات جس قدر بھی عظیم الشان اور جلیل القدر ہوں ان کے بارے میں افراط وتفریط سے ہٹ کر اعتدال پسند طرزِ فکر وعمل اپنانا چاہیے۔

صحابہ کرام یا اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے عمومی یا خصوصی جو جو بھی فضائل ومناقب احادیث وروایت سے ثابت ہیں، انھیں اپنے مفہوم میں سمجھنا، جزو ایمان ومحبت بنانا، ان کا اظہار کرنا اور اپنی ذاتی رائے یا مسلکی وگروہی رجحان سے بچتے ہوئے راہِ اعتدال اپنانا ہی صراط مستقیم ہے۔

اگر ہم قرآن وسنت کے مطابق اپنے فکر وعمل کو بنائیں تو پھر ہمارا رویّہ اور طرزِ فکر عادلانہ اور یکساں ہونا چاہیے۔مگر افسوس! کہ ہمارے ہاں عموماً ذاتی اور مسلکی رجحانات غالب ہوتے ہیں اور ہم ہر بات، واقعے اور سانحے کو اسی زاویہ نظر اور تعصب کی عینک سے دیکھنے اور سوچنے کے عادی ہیں۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ

درج ذیل صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین کے چند فضائل ومناقب کو پیش کیا جارہا ہے تاکہ دونوں کے متعلق صحیح فضیلت کو جان کر غلو اور مبالغہ آمیزی سے بچا جاسکے۔

صحابہ واہل بیت کے فضائل، ایک نظر میں

اہل بیت کی محبت جزو ایمان ہے:

خیر القرون سے قیامت تک ہر صاحبِ ایمان کے دل میں اہل بیت کی محبت ومؤدت جزو ایمان ہے۔اس کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت بھی ایمان کے لیے معیار اور کسوٹی ہے ۔ ہر نماز میں درود ابراہیمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل، اولاد اور ازواج مطہرات پر درود وسلام اور برکات کی دعا کرنے کا حکم ہے۔ جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ اس کے بغیر نماز اور ایمان نامکمل ہے:

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيْدٌ))

''اے اللہ! تو محمد ﷺ پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی اور اپنی برکت محمد ﷺ پر اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بیشک تو انتہائی خوبیوں والا اور عظمت والا ہے۔''

صحيح البخاری:3369

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ [البقرة:137]

''پس اگر یہ لوگ ایمان لے آئیں جیسا کہ تم ایمان لائے ہو تو ہدایت پا لیں گے۔''

اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین کے فضائل:

① ......سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو نصیحت کرتے ہوئے تین بار فرمایا:

((أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي))

''میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔''

صحيح مسلم:2408

② ......سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الجَنَّةِ))

''حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

[صحيح] سنن الترمذی:3768

③ ......سیدنا یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا))

''حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ اللہ اُس سے محبت کرے جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے۔''

[حسن] سنن الترمذی: 3775

④ ......سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا))

''اے اللہ! بے شک میں حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں، لہٰذا تو بھی ان سے محبت کر اور اس سے بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محبت کر جو ان دونوں سے محبت کرے۔“

[حسن] سنن الترمذی:3769

⑤......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ))

”سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ (جنت میں) شہداء کے سردار ہیں۔“

[صحیح] السلسلة الصحیحة: 374

⑥......سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ))

”جس جس کا میں دوست ہوں، علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے دوست ہیں۔“

[صحیح] سنن الترمذی:3713

شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ کن موقف:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے چنگیزی گورنر کو کہا تھا:

(وَأَمَّا مَنْ قَتَلَ الْحُسَيْنَ ، أَوْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِهِ أَوْ رَضِيَ بِذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)

”جس نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، جس نے اس فعل مذموم کی تائید کی، جو اس پر خوش ہوا اور جس نے اس کی وکالت کی، ان سب پر اللہ، اس کے رسول اور فرشتوں کی لعنت ہو، اللہ ان کی فرض نفل قبول نہ کرے۔“

مجموع فتاویٰ ابن تیمیة ، 487/4-

یہی ہم اہل سنت والجماعت کا مشترکہ موقف ہے۔ اور واقعہ کربلا کی زیادہ جزئیات میں پڑنا اہل سنت کا طریقہ نہیں۔ اہل بدعت کی عادت ہے۔ جب موقف واضح ہے تو پھر کیوں نفرتیں بانٹی جائیں؟ اور خواہ مخواہ کا وقت ضائع کیا جائے۔

صحابہ کرام کے فضائل ومناقب:

①......سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((اِحْفَظُوْنِيْ فِيْ اَصْحَابِيْ))

”میرے صحابہ کے بارے میرا خیال رکھو۔“

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[صحیح] سنن ابن ماجہ:2363

②......سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ))

''میرے صحابہ کے بارے کوئی بھی نازیبا انداز مت اختیار کرو۔''

صحیح البخاری:3673

③......سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نماز فجر کے بعد رسول ﷺ نے بڑا فصیح و بلیغ خطاب فرمایا، کہ اس کی وجہ سے آنکھیں اشک بار اور دل سہمے ہوئے تھے۔

((فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِینَ الْمَهْدِیِّینَ بَعْدِی عَضُّوا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ))

''تم میری اور میرے بعد میرے خلفاء کی سنت اور طریقے کو اختیار کرنا، وہ خلفاء جو بھلائی کے خوگر اور اسی کو ترویج دینے والے اور ہدایت یافتہ ہیں۔تم انتہائی مضبوطی سے اسے تھام کر رکھنا۔''

④......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بارے فرمایا:

((هٰذَانِ سَیِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ ، إِلَّا النَّبِیِّینَ وَالْمُرسَلِیْنَ))

''یہ دونوں (سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) انبیاء و رسل عظام کے سوا ادھیڑ عمر میں فوت ہو کر جنت میں جانے والوں کے سردار ہوں گے۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 3664

⑤...... سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((الْأَنْصَارُ لَا یُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا یُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ))

''انصار سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔ پس جو شخص ان سے محبت کرے اس سے اللہ محبت کرے اور جو ان سے بغض رکھے گا تو اس سے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے۔''

صحیح البخاری: 3783

صحابہ کو رضائے الٰہی کا سٹرفکیٹ اور جنت کی بشارت:

قرآن وسنت کے چار مختلف مقام پر تمام صحابہ جنتی قرار دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سب پر راضی ہو چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِینَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِینَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِیَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيهَا أَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [التوبة:100]

''وہ مہاجر اور انصار جنہوں نے سب سے پہلے ایمان لانے میں سبقت کی اور وہ لوگ جنہوں نے احسن طریق پر ان کی اتباع کی، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن میں نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

﴿أُولَئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [المجادلة:22]

''یہ خدائی لشکر ہے، آگاہ رہو! بیشک اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔''

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً مَنْ رَآنِیْ اَوْ رَایٰ مَنْ رَآنِیْ))

''اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا، یا اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا''

[حسن] سنن الترمذی:3858

صحابہ واہل بیت کے فضائل کا موازنہ:

اہل بیت کا مقام ومرتبہ یقیناً بہت زیادہ ہے۔ مذکورہ فضائل کو بیان کرنے کا مقصد اہل بیت کی شان گھٹانا ہرگز نہیں اور نہ ہی اس سے کوئی یہ مفہوم سمجھے، بلکہ احادیث میں آنے والے جملہ فضائل جس جس کے لیے ثابت ہیں ان کا بلا تعصب علی الاعلان اظہار کیا جائے۔

صحابہ واہل بیت کے فضائل میں لفظی اور معنوی ہر اعتبار سے مشابہت پائی جاتی ہے، لہٰذا ہر ایک کا فضیلت وتکریم اپنی اپنی جگہ بجا ہے۔ ضد، ہٹ دھرمی، مسلکی اختلاف اور حزبی رجحان کی وجہ سے کسی ایک کے فضائل کو لے کر دوسرے کو کم تر جاننا، صحابہ یا اہل بیت کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا کسی بھی طرح راہِ حق وصواب نہیں۔

مشاجراتِ صحابہ کے بارے راہِ اعتدال:

اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مجموعی فضائل ومناقب پڑھ لینے کے بعد اس حقیقت کو جاننا بہت ضروری ہے کہ صحابہ کرام کے مابین جب بھی باہمی تنازعات یا مشاجرات کی وجہ سے جنگیں رونما ہوئیں، اس کے بارے اہل سنت والجماعت کا موقف بالکل واضح ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی معرکہ الآراء کتاب ''العقيدة الواسطية'' میں رقم طراز ہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اہل سنت رافضیوں کے طریقے سے بری الذمہ ہیں جو صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں اور اسی طرح ناصبیوں کے طریقے سے بھی بری الذمہ ہیں جو اہل بیت اطہار کو اذیت وتکلیف پہنچاتے ہیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے باہمی اختلافات کے بارے اہل سنت خاموش ہیں۔صحابہ کرام معصوم عن الخطاء تو نہیں لیکن یقینی طور پر مغفور اور مرحوم ضرور ہیں۔ان سے بعض اوقات کچھ غلطیاں سرزد ہوئیں جو ان کے ایمان میں سبقت لے جانے کی بنا پر اوران کے فضائل ومناقب مغفرت کو لازم کردیتے ہیں۔کیونکہ ان کے حصے میں جو نیکیاں آئیں ہیں وہ کسی طرح بھی بعد والوں میں نصیب میں نہیں آسکیں۔

شرح العقيدة الواسطية للامام ابن تيمية ، 192/1۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ ، وَلَا نَصِيْفَهُ))

''میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہو۔اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مدغلہ کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی ان کے آدھے مد کے برابر۔''

صحيح البخاری:3673

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی حیثیت کو دنیا اور آخرت میں واضح کرتے قرآن مجید نے صاف صاف اعلان کردیا ہے:

﴿يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَه نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾

''جس دن اللہ تعالیٰ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور جو لوگ آپ پر ایمان ہیں، انھیں رسوا نہیں کرے گا، ان کا نور (ایمان) ان کے سامنے اوران کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔'' [التحريم:08]

صحابہ اور مؤمنوں کی اسی شان وعظمت کے بارے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا:

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اہل شام کے لیے دعا:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب جنگ صفین کے لیے رات کو نکلے تو اہل شام کی طرف نظر اٹھا کر دعا مانگی:

(اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُمْ)

''اے اللہ! مجھے اور انھیں معاف فرما۔''

[صحيح] مصنف ابن ابی شیبة ، 297/15

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رُحماء بینهم کی تصویر اور مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ مقدس انسان جب آپس میں لڑ بھی جاتے تھے تو ان کی اس لڑائی میں بھی رُحَماء بَیْنَهُمْ ہونے کی ایک انوکھی شان پائی جاتی تھی۔ بے شک وہ جنگ جمل وصفین میں ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہوئے ہیں۔ مگر کیا دنیا کی کسی خانہ جنگی میں آپ فریقین کو ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے ہوئے بھی ایک دوسرے کا وہ احترام ملحوظ خاطر رکھتے دیکھتے ہیں جوان بزرگوں کی لڑائی میں نظر آتا ہے۔

وہ نیک نیتی کے ساتھ اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہوئے لڑے تھے۔ نفسانی عداوتوں اور اغراض کی خاطر نہیں لڑے تھے۔ انہیں افسوس تھا کہ دوسرا فریق ان کی پوزیشن غلط سمجھ رہا ہے اور خود غلط پوزیشن اختیار کرتے ہوئے بھی اپنی غلطی محسوس نہیں کر رہا ہے۔ وہ ایک دوسرے کو فنا کر دینے پر تلے ہوئے نہیں تھے بلکہ اپنی دانست میں دوسرے فریق کو راستی پر لانا چاہتے تھے۔ ان میں سے کسی نے کسی کے ایمان سے انکار نہیں کیا۔

اس کے اسلامی حقوق سے انکار نہیں کیا، بلکہ اس کی فضیلت اور اس کی خدمات سے بھی انکار نہیں کیا۔ انہوں نے ایک دوسرے کو ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لڑنے میں انہوں نے لڑائی کا حق ضرور ادا کیا، مگر لڑ کر گر جانے والے کے لیے وہ سراپا رحم وشفقت تھے، اور گرفتار ہو جانے والے پر مقدمہ چلانا اور اس کو سزا دینا یا اس کو ذلیل وخوار کرنا تو درکنار، قید رکھنا اور کسی درجے میں بھی نشانہ عتاب بنانا تک انہوں نے گوارہ نہیں کیا۔

رسائل ومسائل از مولانا مودودی رحمه الله، 170,177/3

صحابه واهل بیت کی محبت

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اہل بیت کے ساتھ اندازِ محبت:

ایک موقع پر سیدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے سامنے اہلِ بیت کا ذِکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهِ، لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ))

''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنا مجھے اپنے قرابت داروں کے ساتھ صِلہ رحمی کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔''

صحیح البخاری:3712

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اہل بیت سے والہانہ پیار:

خلیفہ دوم امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اہل بیت، آل نبی اور خاص طور پر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے اپنی اولاد سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بھی بڑھ کر پیار کرتے تھے۔جس کی گواہی خود سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک بار سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا:

((أَنْتَ أَحَقُّ بِالْإِذْنِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، إِنَّمَا أَنْتَ عَلٰى رؤُوْسِنَا))

''آپ اجازت کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ حق دار ہیں۔بلا شبہ آپ کا احترام ہمارے سروں پر ہے۔''

المطالب العالية ، لا بن حجر ، 760/15۔ح:3892

......✷ یہی وجہ ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سالانہ وظائف اور تنخواہیں مقرر کیں تو سیدنا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا وظیفہ نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی بنا کر پانچ ہزار اور درہم مقرر کیا۔

سير اعلام النبلاء للذهبی ، 335/4۔

خلفاء ثلاثہ اور اہل بیت کی محبتیں:

سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے مشورہ دیا کہ تم سیدہ فاطمہ الزھراء رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرنے پر آمادہ کیا۔اور دونوں بزرگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کرنے پر رضا مند بھی کیا۔اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے شادی کے لیے مالی معاونت کی ۔یہ سب اس بات کی بین دلیل ہے کہ خلفاء ثلاثہ اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان کس قدر محبت ومؤدت تھی۔

جلاء العيون لملا باقر مجلسی ، باب تزويج امير المومنين لفاطمة رضى الله عنهما ، ص:120

سیدہ عائشہ وخاتونِ جنت رضی اللہ عنہما کے درمیان محبت:

رافضی وشیعہ اور جھوٹے قصہ گویوں نے صدیقی اور مرتضوی گھرانے کے مابین جو منافرت اور مشاجرت کی لکیر کھینچی ہے، وہ سب جھوٹ کا پلندہ اور سراسر بہتان ہے۔العیاذ باالله

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تعریف کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

((مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ كَلامًا وَحَدِيثًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ ، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَرَحَّبَ بِهَا وَأَخَذَ بِيَدِهَا فَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ))

''انداز گفتگو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ مشابہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا، جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تو آپ اس کے لیے کھڑے ہو جاتے ،بوسہ دیتے اور مرحباً کہتے ،اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ پر بٹھاتے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[صحیح] المستدرك للامام الحاكم ، 3/167 ، ح: 4732

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا حکمِ نبوی:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اجازت مانگی، جب کہ آپ ﷺ میرے ساتھ چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اجازت دی، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کی دوسری ازواج نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں کہ آپ ان کے ساتھ ابوقحافہ کی بیٹی کے معاملہ میں انصاف کریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَیْ بُنَیَّةُ أَلَسْتِ تُحِبِّیْنَ مَا أُحِبُّ؟ فَقَالَت: بَلٰی ، قَالَ : فَأَحِبِّیْ هٰذِهِ))

”اے بیٹی! کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں؟ انھوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیوں نہیں، میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو عائشہ سے محبت رکھ۔“

صحیح مسلم:2442

سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح:

شیعہ اور اہلِ سنت کی تمام کتب میں متفقہ طور پر یہ روایت ثابت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی لختِ جگر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح تمام کبار صحابہ سے مشورہ کرنے کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے طے کیا۔ جن میں چند روایات درج ذیل نقل کی جاتی ہیں:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کہا: میرا نکاح سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے ساتھ کر دیں، لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے انھیں اپنے چچا جعفر کے بیٹے کے لیے خیال کر رکھا ہے۔ لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے بڑھ کر کون زیادہ خیال رکھ سکتا ہے۔ جس کے بعد روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((فَأَنْکَحَهُ عَلِیٌّ ، فَأَتَی عُمَرُ الْمُهَاجِرِینَ فَقَالَ: أَلَا تُهَنِّئُوْنِیْ؟ فَقَالُوا: بِمَنْ یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ ؟ فَقَالَ: بِأُمِّ کُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِیٍّ ، وَابْنَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ))

”پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر دیا، بعد میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس آئے اور خوشی سے کہا: تم مجھے مبارک باد کیوں نہیں دیتے، انھوں نے کہا: کس چیز کی مبارک باد؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہا: سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی لختِ جگر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرنے کی مبارک باد۔“

[حسن] فضائل الصحابة للامام احمد 625/2 ، ح: 1069 ۔ انساب الاشراف للبلاذری ، 190/2 ، ح: 236

......☆ اس کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((کُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، إِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''ہر ذریعہ اور رشتہ قیامت کے دن ختم ہوگا مگر میری رشتہ داری اور ذریعہ۔''

[صحیح] السلسلة الصحيحة ، ح: 2036

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

((فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنِي وبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبٌ وَنَسَبٌ))

''بس میں چاہتا کرتا ہوں کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان رشتہ داری اور تعلق قائم ہو۔''

فضائل الصحابہ للامام احمد ، 625/2 ، ح:1069

سیدہ فاطمہ اور سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہما کا نکاح:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شادی پر سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی بے مثال خدمات ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے دونوں شیخین کو مشورہ کے لیے بلایا،نکاح کی تقریب میں دیگر صحابہ کے ساتھ آپ بھی مدعو تھے اور نکاح کے موقع پر گواہ بنے۔سیدہ عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بناؤ سنگھار کیا اور ان کے لیے گھر کو تیار کیا اور یہ سب رسول اللہ ﷺ کے حکم پر انجام پایا۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے پہلے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نکاح کا پیغام بھجوایا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ ، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ))

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابھی کم عمر ہے، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے شادی کردی۔''

[صحیح الاسناد] سنن نسائی: 3221

پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا تو گواہان میں سیدنا ابوبکر صدیق،عمر فاروق اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ دیگر صحابہ بھی شامل تھے۔جس کے بارے سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کے گواہ بناتے ہوئے فرمایا:

((وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ زَوَّجْتُهُ عَلٰى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ))

''میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے چار سو چاندی کے درہم کے بدلے علی کی شادی کردی ہے۔''

الشریعة للآجری ، ح:1615

سیدہ فاطمہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر علمی اعتماد:

رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا ،جب آپ تشریف لے آئی تو آپ ﷺ نے کچھ سرگوشی فرمائی،جس سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ رو پڑی اور دوسری بار اشک بار ہوگئی۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نے بعد میں پوچھا تو انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز افشاں نہیں کرنا چاہتی۔ جب رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رفیق اعلیٰ سے جا ملے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ وہ کونسی بات تھی؟ تو آپ نے کہا، کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

((وَإِنَّهُ عَارَضَنِی جِبْرِیلُ العَامَ مَرَّتَیْنِ ، وَلاَ أُرَاهُ إِلَّا حضرَ أَجَلِی ، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَیْتِی لَحَاقًا بِی ، فَبَكَیْتُ ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَیْنَ أَنْ تَكُونِی سَیِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ ، أَوْ نِسَاءِ المُؤْمِنِینَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ))

''بے شک اس سال جبرائیل علیہ السلام نے میرے ساتھ قرآن مجید کا دومرتبہ دور کیا ہے، مجھے یقین ہے کہ اب میری موت قریب ہے اور میرے گھرانے میں سب سے پہلے مجھ سے آ ملنے والی تم ہوگی۔ میں (آپ کی اس خبر پر) رونے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس پر راضی نہیں کہ جنت کی عورتوں کی سردار بنو گی یا فرمایا: مومن عورتوں سردار ہو گی، تو اس پر خبر میں ہنسی پڑی۔''

صحیح البخاری:3624

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا وثناء:

جب اہل عراق نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر الزامات لگائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواباً فرمایا:

((یَرْحَمُ اللّٰهُ عَلِیًّا إِنَّهُ كَانَ مِنْ كَلَامِهِ لَا یَرَی شَیْئًا یُعْجِبُهُ إِلَّا قَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ ، فَیَذْهَبُ أَهْلُ الْعِرَاقِ یَكْذِبُونَ عَلَیْهِ))

''اللہ علی رضی اللہ عنہ سے راضی ہو اور ان پر رحم فرمائے، کہ جب کوئی عجیب چیز دیکھتے تو ان کا تکیہ کلام تھا کہ وہ کہتے صدق اللہ ورسولہ ،اب عراقی لوگ سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ پر جھوٹ باندھنے لگ گئے ہیں''

[حسن] مسند احمد :656

اہل بیت اور عشرہ مبشرہ کے درمیان رشتہ داریاں:

دو سسر،اور دو داماد، کی بات تو بہت معروف اور سبھی کے علم میں ہے۔یعنی خود رسول اللہ ﷺ کے گھر میں سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، جو کہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی صاحبزادیاں ہیں۔ازواج مطہرات میں ہیں، اور سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کے حرم مبارک میں تھی۔

......☆ خود رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں ، اس لحاظ سے آپ داماد ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سسر بنے۔رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو نورنظر بیٹیوں سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھکیا، یوں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دہرے داماد ہوئے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

......☆ اسی طرح سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی نور نظر ولخت جگر سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان کی بیوی تھی۔سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام الحسن سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی گھر والی تھی۔

......☆ ایسے ہی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی دوسری صاحبزادی سیدہ رقیہ بنت حسن رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا عمرو بن زبیر بن عوام کے ساتھ ہوئی۔اسی طرح اہل بیت سے سیدنا زین العابدین کے بیٹے سیدنا حسین الاصغر رضی اللہ عنہ کی شادی سیدنا حمزہ بن مصعب بن زبیر کی صاحبزادی سیدہ خالدہ سے ہوئی۔

رحماء بينهم، لصالح بن عبد الله الدرويش ، ص: 65

بنوامیہ اوراہل بیت کی رشتہ داریاں:

ظاہرسی بات ہے کہ انسان اپنی بیٹی یا بہن اسی خاندان میں بیاہتا ہے جس کے لوگوں کے بارے میں اسکو اطمینان ہو کہ وہ بااخلاق، عالی مرتبت اور ہماری خواتین کا خیال رکھیں گے۔اسی لیے اہل بیعت کی خواتین کثرت سے بنوامیہ میں بیاھی گئیں اور واقعہ کربلا کے بعد بھی دونوں خاندانوں میں مصاہرت کے تعلقات چلتے رہے۔اس سلسلے میں کچھ رشتہ داریاں بھی ملاحظہ کرسکتے ہیں:

......☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ رملہ رضی اللہ عنہا کی شادی مروان بن حکم کے بیٹے معاویہ بن مروان ہوئی۔

جمهرة الانساب، لابن حزم، ص:80

......☆ اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ایک نہیں بلکہ 6 پوتیاں اموی خاندان میں بیاہی گئی تھیں: سیدہ نفسیہ بنت زید بن حسن کی شادی خلیفہ ولید بن عبدالملک بن مروان سے ہوئی۔

عمدة الطالب، ص:44

......☆ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی سکینہ کا دوسرا نکاح مروان کے پوتے الاصبغ بن عبدالعزیز بن مروان سے ہوا، جو کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے بھائی تھے۔ان الاصبغ کی دوسری بیوی یزید بن معاویہؒ کی بیٹی ام یزید تھی۔

المعارف لابن قيتبه ، ص :94

......☆ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی دوسری صاحبزادی سیدہ فاطمہ کا نکاح ثانی اموی خاندان میں عبداللہ بن عمرو بن عثمان ذی النورین سے ہوا۔

جمهرة الانساب ، ص : 76

لمحہ فکریہ:

غورطلب بات یہ ہے کہ بنو ہاشم و بنوامیہ میں دیگر رشتہ داریاں بھی ہوتی رہیں اور یہ قریباً بیشتر رشتہ داریاں واقعہ صفین و کربلا کے بعد کی ہیں۔تو پھر آج مسلکی اور گروہی اختلافات کی وجہ سے دونوں خاندانوں کے درمیان کیوں کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عداوت کو ظاہر کیا جاتا ہے اور لوگوں کو کیوں گمراہ کیا جا رہا ہے؟

اہل بیت سے محبت کے جھوٹے دعویدار:

کوئی ان رافضی لوگوں سے پوچھے جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو غاصب، ظالم اور مرتد کہتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے کس طرح اپنی کمسن بیٹی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا، کیسے راضی ہو گئے اور خود سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کیسے رضامند ہوئی؟

درحقیقت یہ واقعہ اسلام دشمن عناصر کے خلاف عبرت کا تازیانہ ہے، جو ظاہری طور پر اہل بیت کی محبت کا دم بھرتے ہیں اور حقائق کو جھٹلاتے ہوئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان عالی مقام میں گستاخی کر کے اپنی آخرت کو تباہ کرتے ہیں۔

اگر اہل بیت کی محبت کا واویلا کرنے والے اپنے دعویٰ میں سچے ہیں، تو پھر مذکورہ واقعہ کے خلاف کوئی ٹھوس دلیل لائیں، وہ ہرگز بھی ایسا کرنے پر قادر نہیں۔ ﴿هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ﴾

اسلام دشمن عناصر کی ہمیشہ یہ لا حاصل کوشش رہی ہے کہ عام لوگوں کا ذہن صحابہ کرام اور خاص طور پر سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بدظن کر کے دیگر صحابہ پر کیچڑ اچھالا جائے، ان کے اختلافات کو برسرِ منبر ومحراب بیان کر کے عوام الناس کے ذہن خراب کیے جائیں۔ تاکہ اہل بیت کی محبت کا نام لے کر صحابہ کی توہین کی جائے۔ نعوذ باللہ

مُحرم الحرام کی بدعات

خبردار! بدعات اور خرافات سے بچیں

﴿قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾

''خود کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔''

......①: شہداءِ کربلا کے نام پر نذر و نیاز بانٹنا، شربت ودودھ کی سبیلیں لگانا اور کھانے تقسیم کرنا

......②: خاص طور پر دس محرم کو امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے کونڈے بھرنا، گھروں میں رسم ختم اور قرآنی خوانی کی مجالس کرانا

......③: دس محرم الحرام کو قبرستان جانا، قبروں کو لیپ کرنا، دالیں ڈالنا اور فوت شدگان کے لیے فاتحہ خوانی کرنا

......④: یکم محرم سے دسویں تاریخ تک مخصوص نماز پڑھنا، دعا کرنا، وظائف کا اہتمام کرنا اور سیدنا حسین یا اہل بیت کا رفع بلیات کے لیے وسیلہ پکڑنا۔ یہ سب محرم الحرام کا مہینہ شروع ہوتے ہی بدعات عام دیکھنے کو ملتی ہیں۔ حالانکہ اس کے بارے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی بھی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ کام مردود اور کالعدم ہے۔''

صحيح مسلم:1718

......⑤: شہادت حسین کے نام سے مرثیہ خوانی کرنا، ماتمی جلوس نکالنا اور مجلس عزا منعقد کرنا اور دیگر صحابہ کے بارے طعن وتشنیع کرتے ہوئے اور زبان دراز کرنا

......⑥: یوم عاشوراء کو سیدنا حسین یا آل نبی یا اہل بیت کے نام سے ختم دلانا اور کھانے تقسیم کرنا، سب کام بدعات ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح بخاری کی دوسری روایت یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ ، فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسا نیا کام کیا جو اس میں سے نہیں وہ کام مردود ہے۔''

صحيح البخاری:2697

......⑦: اس حرمت والے نہایت محترم ومبارک مہینے کو سوگ کا مہینہ کہنا اور منحوس خیال کرتے ہوئے شادی بیاہ کی تقریب نہ کرنا

......⑧: اس مہینے کے شروع ہوتے ہی کالے رنگ کا لباس پہنا، ہاتھ میں کڑا، انگشت میں منسوب انگوٹھی پہننا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

''جس نے کسی قوم (غیر مسلم) کی مشابہت اختیار، وہ انھی میں سے ہے۔''

[حسن صحيح] سنن ابن ماجه: 4031

......⑨: زیب وزینت کو ترک کرنا، نیا لباس پہننا چھوڑ دینا، گھروں میں چولہے اور چار پائیاں اوندھے کرنا

......⑩: اس حرمت والے مہینے میں اہل بیت اور خاص طور پر شہداء کربلا کے غم میں ماتم کرنا، گریبان چاک کرنا، سینہ کوبی کرنا، چہرے کو مارنا اور بالوں کو نوچنا وغیرہ۔ یہ سب محرم کی بدعات ہیں، جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ ، وَشَقَّ الجُيُوبَ ، وَدَعَا بِدَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ))

''جو (کسی میت پر) اپنے رخسار پیٹے، گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی باتیں کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

صحيح البخاری:1298

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسلام میں خود اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو اذیت یا تکلیف دینا کسی طرح جائز نہیں۔ اس کے بارے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ))

''کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں نہ ابتدائی طور پر اور نہ ہی بالمقابل۔''

[صحیح] سنن ابن ماجه:2341

اس حدیث کے دوسرے الفاظ کچھ اس طرح سے بھی ہیں۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ ضَارَّ ضَرَّهُ اللهُ ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللهُ عَلَيْهِ))

''جو کسی کو تکلیف پہنچائے اللہ اُسے اذیت دے اور جو کسی کو دوسرے سے توڑے تو اللہ اُسے توڑے۔''

سنن الکبریٰ للامام البیهقی، 114/6، ح: 11384

عاشوراء

کے فضائل ایک نظر میں

...... ①: عاشوراء کا دن اللہ کے دنوں میں سے ایک عظمت والا ہے۔

......②: یہ ایک پاک اور نیک دن ہے۔

......③: اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی۔

......④: یہود اس دن کی تعظیم کرتے، اِسے عید تصور کرتے اور ان کی عورتیں بناؤ سنگھار کرتی ہیں۔

......⑤: سیدنا موسیٰ نے اس دن شکرانے کے طور پر روزہ رکھتے۔

......⑥: قریش اس دن خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاتے۔

......⑦: جاہلیت میں قریش اس دن کا روزہ رکھتے۔

......⑧: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا روزہ رکھا اور امت کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔

مُحرم الحرام میں کرنے کے کام

...... ①: ماہِ محرم کے روزے رکھنا مسنون عمل ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(أَفْضَلُ الصِّيَامِ ، بَعْدَ رَمَضَانَ ، شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ)

"رمضان کے روزوں کے بعد سب سے افضل اللہ کے مہینہ محرم کے روزے رکھنا ہیں۔"

صحيح مسلم:1163

...... ②: دس محرم الحرام کا روزہ رکھنے سے سابقہ ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ))

"اور عاشوراء کے روزہ رکھنے سے امید کرتا ہوں آئندہ ایک سال کے گناہوں سے کفارہ ہوگا۔"

مسلم:1162

...... ③: ماہِ محرم میں عاشوراء کے دن اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم وستم سے نجات دی تھی۔

صحيح البخاری:3397

خلاصه جمعه

صحابہ واہل بیت کے فضائل، ایک نظر میں

اہل بیت کی محبت جزوِ ایمان ہے:

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))

صحيح البخاری:3369

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ [البقرة:137]

اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین کے فضائل:

① ......((أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي))

صحيح مسلم:2408

② ......سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الجَنَّةِ))

[صحیح] سنن الترمذی:3768

③......سیدنا یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا))

[حسن] سنن الترمذی: 3775

④......سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا))

[حسن] سنن الترمذی:3769

⑤......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ))

[صحیح] السلسلة الصحيحة: 374

⑥......سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ))

[صحیح] سنن الترمذی:3713

شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ کن موقف:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے چنگیزی گورنر کو کہا تھا:

(وَأَمَّا مَنْ قَتَلَ الْحُسَيْنَ، أَوْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِهِ أَوْ رَضِيَ بِذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)

مجموع فتاوىٰ ابن تيمية، 487/4-

صحابہ کرام کے فضائل ومناقب:

①......سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((اِحْفَظُوْنِي فِيْ اَصْحَابِيْ))

[صحیح] سنن ابن ماجه:2363

②......سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ))

صحيح البخاری:3673

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

③......((فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ بَعْدِى عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ))

④......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بارے فرمایا:

((هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِيْنَ ، إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرسَلِيْنَ))

[صحیح] سنن الترمذی: 3664

⑤ ...... سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((الأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ))

صحيح البخاری: 3783

صحابہ کو رضائے الٰہی کا سرٹیفکیٹ اور جنت کی بشارت:

﴿وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِى تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيهَا أَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [التوبة:100]

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

﴿أُولَئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [المجادلة:22]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً مَنْ رَآنِى أَوْ رَاى مَنْ رَآنِى))

[حسن] سنن الترمذی:3858

مشاجراتِ صحابہ کے بارے راہِ اعتدال:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِىْ ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ ، وَلَا نَصِيْفَهٗ))

صحيح البخاری:3673

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی حیثیت کو دنیا اور آخرت میں واضح کرتے قرآن مجید نے صاف صاف اعلان کردیا ہے:

﴿يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اہل شام کے لیے دعا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب جنگ صفین کے لیے رات کو نکلے تو اہل شام کی طرف نظر اٹھا کر دعا مانگی:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُمْ))

[صحیح] مصنف ابن ابی شیبة، 297/15

صحابہ واھل بیت کی محبت

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اہل بیت کے ساتھ اندازِ محبت:

ایک موقع پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے اہلِ بیت کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ))

صحیح البخاری:3712

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اہل بیت سے والہانہ پیار:

((أَنْتَ أَحَقُّ بِالْإِذْنِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، إِنَّمَا أَنْتَ عَلَى رُؤُوْسِنَا))

المطالب العالیة، لا بن حجر، 760/15۔ح:3892

...... ✳ یہی وجہ ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سالانہ وظائف اور تنخواہیں مقرر کیں تو سیدنا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا وظیفہ نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی بنا کر پانچ ہزار ادرہم مقرر کیا۔

سیر اعلام النبلاء للذهبی، 335/4۔

سیدہ عائشہ وخاتونِ جنت رضی اللہ عنہما کے درمیان محبت:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تعریف کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

((مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ كَلَامًا وَحَدِيثًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَرَحَّبَ بِهَا وَأَخَذَ بِيَدِهَا فَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ))

[صحیح] المستدرك للامام الحاكم، 3/167، ح: 4732

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا حکمِ نبوی:

آپ ان کے ساتھ ابوقحافہ کی بیٹی کے معاملہ میں انصاف کریں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيْ بُنَيَّةُ أَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ؟ فَقَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَأَحِبِّيْ هٰذِهِ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صحیح مسلم:2442

سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے بڑھ کر کون زیادہ خیال رکھ سکتا ہے۔جس کے بعد روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((فَأَنْكَحَهُ عَلِيٌّ ، فَأَتَى عُمَرُ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ: أَلَا تُهَنِّئُوْنِي؟ فَقَالُوا: بِمَنْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ فَقَالَ: بِأُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ ، وَابْنَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ))

[حسن] فضائل الصحابة للامام احمد 625/2، ح: 1069 ۔ انساب الاشراف للبلاذری، 190/2، ح: 236

......☆ اس کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي))

[صحیح] السلسلة الصحيحة، ح: 2036

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

((فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبٌ وَنَسَبٌ))

فضائل الصحابه للامام احمد، 625/2، ح:1069

سیدہ فاطمہ اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کا نکاح:

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے پہلے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نکاح کا پیغام بھجوایا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ ، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ))

[صحيح الاسناد] سنن نسائی: 3221

((وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ زَوَّجْتُهُ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ))

الشريعة للآجری، ح:1615

سیدہ فاطمہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر علمی اعتماد:

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((وَإِنَّهُ عَارَضَنِي جِبْرِيلُ العَامَ مَرَّتَيْنِ ، وَلاَ أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي ، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي ، فَبَكَيْتُ ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ))

صحیح البخاری:3624

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا وثناء:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب اہل عراق نے سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ پر الزامات لگائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواباً فرمایا:

((يَرْحَمُ اللّٰهُ عَلِيًّا إِنَّهُ كَانَ مِنْ كَلَامِهِ لَا يَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ إِلَّا قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ، فَيَذْهَبُ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَكْذِبُوْنَ عَلَيْهِ))

[حسن] مسند احمد :656

بنوامیہ اور اہل بیت کی رشتہ داریاں:

ظاہر سی بات ہے کہ انسان اپنی بیٹی یا بہن اسی خاندان میں بیاہتا ہے جس کے لوگوں کے بارے میں اسکو اطمینان ہو کہ وہ بااخلاق، عالی مرتبت اور ہماری خواتین کا خیال رکھیں گے۔ اسی لیے اہل بیعت کی خواتین کثرت سے بنوامیہ میں بیاھی گئیں اور واقعہ کربلا کے بعد بھی دونوں خاندانوں میں مصاہرت کے تعلقات چلتے رہے۔ اس سلسلے میں کچھ رشتہ داریاں بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں:

......☆ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ رملہ رضی اللہ عنہا کی شادی مروان بن حکم کے بیٹے معاویہ بن مروان ہوئی۔

جمهرة الانساب، لابن حزم، ص:80

......☆ اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ایک نہیں بلکہ 6 پوتیاں اموی خاندان میں بیاہی گئی تھیں: سیدہ نفسیہ بنت زید بن حسن کی شادی خلیفہ ولید بن عبدالملک بن مروان سے ہوئی۔

عمدة الطالب، ص:44

......☆ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی سکینہ کا دوسرا نکاح مروان کے پوتے الاصبغ بن عبدالعزیز بن مروان سے ہوا، جو کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے بھائی تھے۔ ان الاصبغ کی دوسری بیوی یزید بن معاویہؒ کی بیٹی ام یزید تھی۔

المعارف لابن قيتبه ، ص :94

......☆ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی دوسری صاحبزادی سیدہ فاطمہ کا نکاح ثانی اموی خاندان میں عبداللہ بن عمرو بن عثمان ذی النورین سے ہوا۔

جمهرة الانساب ، ص : 76

اہل بیت سے محبت کے جھوٹے دعویدار:

درحقیقت یہ واقعہ اسلام دشمن عناصر کے خلاف عبرت کا تازیانہ ہے، جو ظاہری طور پر اہل بیت کی محبت کا دم بھرتے ہیں اور حقائق کو جھٹلاتے ہوئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان عالی مقام میں گستاخی کر کے اپنی آخرت کو تباہ کرتے ہیں۔

اگر اہل بیت کی محبت کا واویلا کرنے والے اپنے دعویٰ میں سچے ہیں، تو پھر مذکورہ واقعہ کے خلاف کوئی ٹھوس دلیل لائیں، وہ ہرگز بھی ایسا کرنے پر قادر نہیں۔ ﴿هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ﴾

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مُحرم الحرام کی بدعات

﴿قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

صحيح مسلم:1718

......⑤: شہادت حسین کے نام سے مرثیہ خوانی کرنا، ماتمی جلوس نکالنا اور مجلس عزا منعقد کرنا اور دیگر صحابہ کے بارے طعن وتشنیع کرتے ہوئے اور زبان دراز کرنا

......⑥: یوم عاشوراء کو سیدنا حسین یا آل نبی یا اہل بیت کے نام سے ختم دلانا اور کھانے تقسیم کرنا، سب کام بدعات ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح بخاری کی دوسری روایت یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ ، فَهُوَ رَدٌّ))

صحيح البخاري:2697

......⑦: اس حرمت والے نہایت محترم ومبارک مہینے کو سوگ کا مہینہ کہنا اور منحوس خیال کرتے ہوئے شادی بیاہ کی تقریب نہ کرنا

......⑧: اس مہینے کے شروع ہوتے ہی کالے رنگ کا لباس پہنا، ہاتھ میں کڑا، انگشت میں منسوب انگوٹھی پہننا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) [حسن صحيح] سنن ابن ماجه: 4031

......⑨: زیب وزینت کو ترک کرنا، نیا لباس پہننا چھوڑ دینا، گھروں میں چولہے اور چار پائیاں اوندھے کرنا

......⑩: اس حرمت والے مہینے میں اہل بیت اور خاص طور پر شہداء کربلا کے غم میں ماتم کرنا، گریبان چاک کرنا، سینہ کوبی کرنا، چہرے کو مارنا اور بالوں کو نوچنا وغیرہ۔ یہ سب محرم کی بدعات ہیں، جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ ، وَشَقَّ الجُيُوبَ ، وَدَعَا بِدَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ))

صحيح البخاري:1298

اسلام میں خود اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو اذیت یا تکلیف دینا کسی طرح جائز نہیں۔ اس کے بارے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[صحیح] سنن ابن ماجہ:2341

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ ضَارَّ ضَرَّهُ اللهُ ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللهُ عَلَيْهِ))

سنن الکبریٰ للامام البیہقی ، 114/6 ، ح: 11384

عاشوراء

کے فضائل ایک نظر میں

...... ①: عاشوراء کا دن اللہ کے دنوں میں سے ایک عظمت والا ہے۔

......②: یہ ایک پاک اور نیک دن ہے۔

......③: اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی۔

......④: یہود اس دن کی تعظیم کرتے ، اِسے عید تصور کرتے اور ان کی عورتیں بناؤ سنگھار کرتی ہیں۔

......⑤: سیدنا موسیٰ نے اس دن شکرانے کے طور پر روزہ رکھتے۔

......⑥: قریش اس دن خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاتے۔

......⑦: جاہلیت میں قریش اس دن کا روزہ رکھتے۔

......⑧: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا روزہ رکھا اور امت کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔

خطبہ رائٹر
حافظ تنویر الاسلام
03424449009

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03424449009
03014843312
03034125519

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com